# رومانیہ سے آنے والے وفد کی ملاقات

☆ اس کے بعد ملک رومانیہ Romania سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

رومانیہ سے امسال تین افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ ان میں سے ایک دوست حسین الحافظ صاحب تھے جن کا تعلق سیریا سے ہے لیکن ایک لمبے عرصہ سے رومانیہ میں رہتے ہیں۔ جب یہ جلسہ میں شامل ہوئے تو اپنے مبلغ سے کہنے لگے کہ کیا خلیفۃ المسیح کو ہم دور سے دیکھیں گے یا قریب سے بھی دیکھنے کا موقع ملے گا۔ اس پر مبلغ نے کہا کہ خلیفۃ المسیح سے ہماری ملاقات ہوگی۔ اس پر اُس نے کہا کہ وہ میری بات کا یقین کرنے کو تیار نہیں کہ خلیفۃ المسیح ہم جیسے معمولی لوگوں کو ملنے کا وقت دے سکیں گے۔ اس بات کا اظہار انہوں نے حضور انور کی خدمت میں بھی کیا اور ملاقات کا شرف ملنے پر نہایت خوشی کا اظہار کیا۔ جزاکم اللہ کہا اور اپنے جذباتِ شکر اور خوشی و مسرت کے متعلق بتایا۔ ملاقات کے لئے جانے سے قبل وہ استغفر اللہ کا ورد بھی کرتا رہا اور مبلغ سے بطورِ خاص پوچھا کہ کیا اگر وہ حضور انور کے دستِ مبارک کا بوسہ لے تو کیا حضور کو بُرا تو نہ لگے گا۔ اور پھر یہ جان کر کہ وہ بوسہ لے سکے گا وہ بہت خوش ہوا اور اُس نے ملاقات کے وقت حضور انور کے دستِ مبارک کا بوسہ تین بار لیا۔ جلسے کے پہلے دن سے اُس نے کہنا شروع کر دیا تھا کہ وہ خلیفہ سے محبت کرتا ہے اور بار بار کہتا کہ سارے عالمِ اسلام کا ایک خلیفۃ المسلمین ہو تو مسلمانوں کے مسائل حل ہو جائیں کیونکہ خلیفہ ہی ہے جو ہمیں سیدھا اور صحیح راستہ دکھا سکتا ہے۔ اس کا اظہار اس نے ملاقات کے دوران بھی کیا اور برملا کہا کہ آج سیریا والوں کے پاس خلیفہ ہوتا تو کبھی بھی ایسے حالات نہ آتے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ یہ ملاقات اس کے لئے ایک بہت بڑی بات ہے اور اس کی زندگی کے لئے یہ ایک تاریخی واقعہ ہے۔

اس نے مبلغ سے پوچھا کہ خلیفہ کا انتخاب کیسے ہوتا ہے۔ مبلغ نے اُسے انتخابِ خلافت کے بارہ میں بتایا۔ اُسے یہ بھی بتایا کہ خلافتِ راشدہ بھی انتخاب سے قائم ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ انتخاب کے ذریعہ مومنوں کو اپنے چنیدہ بندے کے لئے اپنے تصرف و وحی خفی کے ذریعہ اکٹھا کر دیتا ہے۔ وحی خفی اور تصرف الٰہی کا پہلو اس کی سمجھ میں نہیں آیا۔ لیکن شام تک یہ مسئلہ اس کے لئے حل ہو گیا۔ اس نے خود بتایا کہ جب حضور انور لجنہ سے خطاب کر کے نمازِ ظہر و عصر کے لئے تشریف لا رہے تھے اور لوگ آپ کے دیدار کے لئے لائنوں میں کھڑے تھے تو وہ بھی حضور انور کے دیدار کے لئے کھڑا ہو گیا۔ جب حضور انور اس کے پاس سے گزرے اور اس کی آنکھیں حضورِ انور پر پڑیں تو بے اختیار اور بلا ارادہ اس کا ہاتھ حضور کو سلام کرنے کے لئے فضا میں بلند ہو گیا۔ اُس نے بتایا، اس بے اختیار فعل سے اُس پر تصرف الٰہی اور وحی خفی کا عقدہ حل ہو گیا ہے۔ اُس نے یہ بھی کہا کہ عادتاً وہ عام طور پر ہاتھ بلند کر کے اور لہرا کر کسی کو سلام نہیں کرتا خواہ Obama ہی ہو۔ لیکن حضور کو دیکھ کر مجھ سے جو ہوا، تصرفِ الٰہی یا وحی خفی سے ہی یہ فعل ہو سکتا ہے۔ ایسا کرنا میرے اختیار سے باہر تھا۔

موصوف نے کہا کہ میں بہت حد تک احمدیت کا قائل ہو چکا ہوں۔ چاہتا ہوں کہ اب پورے اطمینان کے بعد احمدیت میں داخل ہوں۔

☆ **عرب مہمان کی طرف سے اس سوال کے جواب پر کہ ہم کس طرح مسلمان ممالک کو اکٹھا کر سکتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ** مسلم اُمّہ اپنے فرائض اور ذمہ داریاں بھول چکی ہے۔ اسلام کی سچی اور صحیح تعلیم پر عمل کرنے کی بجائے اس تعلیم کو بھلا بیٹھے ہیں اور بڑی بدعتیں پیدا ہو چکی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کہہ کر سیدھے راستے کے حصول کے لئے دعا سکھائی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ کہہ کر خدا نے بتایا کہ وہ سارے جہان کا رب ہے اور پھر رحمان اور رحیم ہے۔ اگر تم خود لوگوں پر رحم کرو گے تو خدا تعالیٰ تم پر رحم کرے گا۔ اپنے لوگوں کو بے دردی سے مارو گے تو پھر کس طرح خدا تعالیٰ کی طرف سے امن اور رحم کی امید رکھو گے؟

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ** بنصرہ **العزیز نے فرمایا کہ** آپ اپنے سرکل میں حکام کو سمجھائیں کہ اسلام کی صحیح تعلیم کو سمجھیں اور اس پر عمل کرنے میں ہی نجات ہے۔

موصوف نے کہا کہ ہمارے پاس خلیفہ نہیں اس لئے مسلمانوں کے حالات خراب ہو رہے ہیں اور ہر طرف ایک فساد برپا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ خلافتِ احمدیہ کے ماننے والے صرف پاکستان میں ہی نہیں ہیں بلکہ افریقہ میں ایک بہت بڑی تعداد نے احمدیت کو قبول کیا ہے اور وہ خلافت پر فدائی ہیں اور ایک دوسرے ساتھ محبت و پیار کرتے ہیں اور رواداری سے پیش آتے ہیں۔ دنیا کے 204 ممالک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والے موجود ہیں۔

☆ وفد کے ممبران نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہم خلیفۃ المسیح کو رومانیہ میں دیکھیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ خدا کرے یہ بات کسی وقت سچی ہو جائے اور میں وہاں جاؤں۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے ممبران سے فرمایا کہ** جلسہ پر آنے سے قبل آپ کے ذہن میں کوئی غلط فہمی ہوگی تو یہاں آنے کے بعد دور ہو چکی ہوگی۔ آپ اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھیں اور میری کتاب Pathway to Peace پڑھیں۔ آپ ریڈیو، ٹی وی پر اسلام کے بارے میں سنتے ہیں۔ اگر لٹریچر پڑھیں تو آپ کو اسلام کی حقیقی تعلیم کا پتہ لگے گا اور یہ علم ہوگا کہ ہم اسلام کی حقیقی اور سچی تعلیم پر عمل پیرا ہیں اور جو دوسرے مُلّاں ہیں وہ غلط تعلیم پر چلتے ہیں۔